احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

7-مارچ 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 51 | جمعہ 27 شوال 1417ھ 7 امان 1376ھش 7 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادق میں ایک کشش ہوتی ہے

اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہو گی۔ میں تو جانتا ہوں کہ وہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جائے گا یا درکھو ایک قدم سے ہی انسان ولی بن جاتا ہے۔ جب غیر اللہ کی شراکت نکال لی بس عباد الرحمن میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے دل میں محض خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں تو پھر ایسے کو ہی ہم ولی کہتے ہیں دیکھو۔ صادق کے واسطے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں ایک کشش ہوتی ہے۔ وہ خالی جاتا ہی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پیارے آقا کی خوشیوں میں اہل ربوہ اور دور و نزدیک سے تشریف لائے ہوئے احباب اور مہمانوں کی والہانہ شرکت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی صاحبزادی کی پُر مسرت تقریب

حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے عین تقریب کے وقت اجتماعی عالمی دعا کرائی

ربوہ میں خوشی و مسرت کا سماں۔ تقریب رخصتانہ قصر امامت کے عقبی لان میں منعقد ہوئی

ربوہ: 5۔مارچ۔ احباب جماعت کو دلی خوشی اور مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے محبوب آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی سب سے چھوٹی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ صاحبزادی عطیۃ الحبیب طوبیٰ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی ہمراہ عزیز صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب آج دوپہر قصر امامت کے عقبی لان میں بخیر و خوبی انجام پائی۔

خوشی کی اس تقریب میں احباب جماعت اور خواتین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اور اپنے محبوب امام کی خوشیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ملک کے تمام شہروں سے امرائے کرام اور دیگر احباب جماعت بھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ اطراف ربوہ اور مختلف شہروں سے آئے ہوئے معزز مہمانوں نے بھی اس پر مسرت تقریب میں شرکت فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس جوڑے کا نکاح مورخہ 9۔ فروری کو عید کے روز اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں پڑھایا تھا۔ نکاح کی یہ بابرکت تقریب احمدیہ ٹیلی ویژن پر بھی دکھائی گئی۔

رخصتانہ کی یہ پر مسرت تقریب قصر امامت کے عقبی لان میں منعقد کی گئی اس تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ عین رخصتانہ کے وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لندن میں احمدیہ ٹیلی ویژن پر اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے عالمی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اس طرح سے یہ پہلی شادی تھی جس کی دعا عالمی طور پر ہوئی۔

برات لاہور سے مورخہ 4۔ مارچ کو قریباً ساڑھے پانچ بجے شام ربوہ پہنچی جہاں باراتیوں کا استقبال محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب' محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خواتین نے کیا۔ بارات کی رہائش کا انتظام تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔

روانگی بارات اگلے روز بارات یہاں سے دن کے قریباً پونے ایک بجے قصر امامت کے لئے روانہ ہوئی۔ روانگی سے قبل محترم نواب عباس احمد خان صاحب نے دعا کرائی۔ دولہا عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سنہری پگڑی سفید شیروانی اور شلوار اور سنہرا کھسہ پہنے ہوئے تھے۔ دولہا کی گاڑی کو نہایت نفاست سے گلاب کے سرخ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ گاڑی کے اطراف میں ایک طرف T برائے طوبیٰ اور دوسری طرف K برائے کاکو (دولہا کا گھریلو نام) لکھا ہوا تھا۔ بارات قریباً 25 گاڑیوں پر مشتمل تھی۔ سب سے آگے خدام الاحمدیہ پاکستان کی گاڑی اس کے بعد نظارت اشاعت سمعی بصری کی گاڑی اور اس کے بعد دولہا کی گاڑی تھی۔ اس کے بعد والی گاڑی میں دولہا کے والد محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب تشریف فرما تھے۔

مردوں کی طرف بارات کا استقبال کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت صاحب کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دولہا کو ہار پہنائے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور حضرت صاحب کے برادران اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور دیگر احباب نے دولہا اور ان کے والد محترم کو ہار پہنائے۔

سٹیج پر دولہا کے ساتھ محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب۔ محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تشریف فرما تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت بانی سلسلہ کا دعائیہ منظوم کلام

باقی صفحہ 7 پر

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کے بیٹے مکرم ظفر احمد طاہر مقیم کینیڈا حال ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ نزہت شمس صاحبہ بنت مکرم شمس الحق خان صاحب مورخہ 24۔ نومبر 96ء کو بعد مغرب احاطہ دفتر انصار اللہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کرائی اگلے روز مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب نے احاطہ دفاتر تحریک جدید میں ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ' وکلاء صاحبان تحریک جدید اور دیگر کثیر احباب نے شرکت کی۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مکرم ظفر احمد طاہر کے نکاح ہمراہ عزیزہ نزہت شمس کا اعلان قبل ازیں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 10۔ مارچ 95ء کو بیت المبارک ربوہ میں مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر فرمایا تھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب زعیم خدام الاحمدیہ محلہ دار النصر غربی ربوہ حلقہ منعم کو اللہ تعالیٰ نے 2۔ مارچ 1997ء کو بیٹا عطا کیا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضرت صاحب نے بچے کا نام رغیب احمد طاہر عطا فرمایا ہے جو مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب کا پوتا اور صوبیدار حبیب اللہ خان صاحب بلوچ کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ بچے کو سعادت مند اور باعمر خادم دین بنائے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبشر احمد صاحب کو مورخہ 13 فروری 1997ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "اطہر محمود" تجویز ہوا ہے۔ عزیز اطہر محمود مکرم محمد اکرم صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ کینال پارک گلبرگ لاہور کے پوتے اور مکرم منور احمد صاحب کے نواسے ہیں۔

احباب سے بچے کی صحت والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جب تک خوف الٰہی نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

7- امان 1376 ہش — 7 - مارچ 1997ء

سب ایک دوسرے کے مددگار ہوں

زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں خدا کے فضل سے ہماری جماعت کے افراد موجود نہ ہوں۔ اب ساری دنیا میں جماعت اس قدر پھیل گئی ہے کہ کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں اس کے افراد موجود نہ ہوں۔ کوئی کام ایسا نہیں جس کا زندگی کے کسی بھی اچھے شعبے سے تعلق ہو اور اس میں ہماری جماعت کے افراد نہ پائے جاتے ہوں۔ تعلیم تجارت اور اس طرح کی تمام باتیں جو دوسرے لوگوں کا کاروبار حیات ہیں وہاں ہمارے لوگ بھی موجود ہیں۔ کسان بھی ہیں۔ دہقان بھی ہیں۔ مزدور بھی ہیں بڑے بڑے افسر بھی ہیں۔ گویا کہ کوئی جہت ایسی نہیں جہاں ہمارے افراد موجود نہ ہوں لیکن کیا ان کا وہاں صرف موجود ہونا ہی کافی ہے۔ کیا یہ بات کافی ہے کہ اگر کچھ اور طالب علم ہیں تو ہمارے بھی طالب علم ہیں۔ کچھ اور تاجر ہیں تو ہمارے بھی تاجر ہیں۔ کچھ اور کسان اور دہقان ہیں تو ہمارے بھی کسان اور دہقان ہیں۔ کچھ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں تو ہمارے لوگ بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ بات کافی نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات کو کافی نہیں سمجھا۔ آپ نے اس بات کی تلقین فرمائی کہ دوسروں میں اور ہم میں کوئی امتیازی بات سامنے آنی چاہئے۔ دین ہو یا دنیا۔ ہمیں اپنے آپ کو دوسرں سے بہتر ثابت کرنا ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ بیعت کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔ بیعت اس لئے کی جائے کہ ہماری زندگیوں میں ایک انقلاب برپا ہو جائے۔ ہم جو پہلے تھے وہ نہ رہیں۔ بدل جائیں اور یہ تبدیلی ہماری زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کا موجب ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری زندگی کو بہتر بسر ہوتے ہوئے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ہماری طرح کی زندگی بسر کرنی چاہیں۔

تعلیم کے متعلق تو حضرت صاحب نے خاص طور پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی پیش خبریوں کے مطابق ہمارے لوگ دوسروں سے بہت آگے نکل جائیں گے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ علم کے حصول کے لئے جو کوشش ہماری جماعت کرتی ہے اور اس پر جس طرح اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اس سے یہ بات نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ ہمارا حصول علم دوسرے لوگوں سے بہتر نتائج پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح کاروبار کی کیفیت ہے۔ کاروبار میں سب سے زیادہ اہم بات دیانت داری ہے۔ اگر ہم دوسروں سے زیادہ دیانت داری کا ثبوت نہ دیں اگر کھلم کھلا یہ بات نظر نہ آئے کہ ہم دوسروں سے زیادہ دیانت دار ہیں تو ہماری بیعت نے ہمارے کاروبار پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈالا۔ اگرچہ بیعت کرنے سے پہلے بھی ہم میں بہت سے لوگ کاروبار کرتے ہیں لیکن بیعت کرنے کے بعد طریق کاروبار اتنا بدل جانا چاہئے کہ لوگ حیران ہوں کہ یہ شخص اتنا دیانت دار ہو گیا ہے۔ دیانت داری ہمارا عرف بن جانا چاہئے اگر ایسا ہو تو یقیناً ہم بھی بیعت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور دوسرے لوگ بھی اس کی افادیت کے قائل ہو جائیں گے۔ جہاں تک نوکریوں کا تعلق ہے جو عام شکایات پائی جاتی ہیں کہ لوگ پورا وقت کام نہیں کرتے۔ ہم میں وہ بات نہیں ہونی چاہئے۔ ہم نہ صرف جتنا کچھ ہمیں ملتا ہے اتنا دیں بلکہ اس سے زیادہ دیں۔ اور اس طرح اپنے ماحول میں اس بات کو ثابت کریں کہ ہمارے لوگ نوکریوں میں بھی دوسروں سے بہتر ہیں۔ لوگ رشوت لیتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ آجکل رشوت ستانی کا دور ہے لیکن ہمارے لوگ بیعت کا خیال رکھتے ہوئے اس بات سے پوری طرح باز رہیں تو لوگوں کو پتہ چلے کہ رشوت نہ لینا اس دور میں ہے تو بہت مشکل لیکن یہ شخص جو رشوت نہیں لیتا اس نے اپنی زندگی کو ہم سے بہتر بنا لیا ہے۔

اسی طرح آپ ایک ایک کر کے زندگی کے تمام پہلوؤں کو اور زندگی کے تمام شعبوں کو سامنے رکھ کر دیکھتے جائیے کہ آپ میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ اگر وہ فرق آپ کو بہتری کی طرف لے جا رہا ہے اور دوسروں کو بھی نظر آرہا ہے تو پھر آپ کو یہ اطمینان حاصل ہونا چاہئے کہ آپ نے بیعت کر کے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

اس کا آغاز گھر سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ مختلف گھروں میں ایک دوسرے کے ساتھ مختلف قسم کا سلوک ہوتا ہے۔ کہیں دھیما پن ہے اور کہیں تیزی اور ترشی۔ کہیں نرمی کا سلوک ہوتا ہے اور کہیں سختی برتی جاتی ہے۔ آپ اپنے گھریلو حالات کو دیکھیں۔ بیوی بچوں سے سلوک کو دیکھیں۔ اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ سلوک کو دیکھے۔ اگر اسے یہ محسوس ہو کہ دوسروں سے ان کا سلوک بہتر ہے تو یقیناً انہیں اس بات کا احساس پیدا ہو گا کہ بیعت کر کے انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ محلے میں لوگوں سے آپ کا کیا سلوک ہے۔ آپ کا لین دین کیسا ہے۔ آپ بات کرتے ہیں تو لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے یا نقصان۔ آپ انہیں سمجھاتے ہیں تو بہتر طریق پر سمجھاتے ہیں یا انہیں اور برائیوں میں ملوث کر دیتے ہیں کہ ضد میں آکر انسان اکثر ایسا ہی کرتا ہے۔

پس یہ ساری باتیں ہماری توجہ چاہتی ہیں ہمارے لئے ہر وقت اس بات کو مد نظر رکھنا ایک لازمی امر ہے کہ ہم نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ ہم آپ کی جماعت میں شامل ہیں اور آپ کا تقاضا یہ ہے کہ اب ہماری زندگی میں کوئی امتیازی بات آجانی چاہئے۔ ہم زندگی کے ہر پہلو میں دوسروں سے بہتر اور برتر بن کر دکھائیں۔ گویا کہ سمندر میں ایک ایسا جزیرہ جو مینارہ نور کی طرح چمک رہا ہو۔ اور لوگ اس کی طرف دوڑ رہے ہوں اور اس نور سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی بیعت کے مفہوم کو سمجھیں اور اس کے ہر حصے کو اپنی زندگی میں اس طرح نافذ کریں کہ ہمیں اپنا ہر لمحہ پہلے لمحے سے بہتر دکھائی دے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اس نئے جوڑے پہ ہوں لطف و کرم کی بارشیں
لمحہ لمحہ زندگی کا ہو مسرت کا امیں
دین و دنیا کی ہر اک نعمت رہے ان کو نصیب
ان کے قول و فعل کی بنیاد ہو دینِ متیں

حضرت امام جماعت الرابع کی صاحبزادی طوبیٰ کی شادی کے موقع پر — ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

نرسی تا یقین زِ راہِ قیاس
ہمہ برظن و وہم ہست اساس

قیاس کی راہ سے تو یقین تک نہیں پہنچے گا اس کی تو سب بنیاد شک اور وہم پر ہے

گر زِ فکر و نظر گداز شوی
این نہ ممکن کہ اہلِ راز شوی

اگر غور و فکر کرتے کرتے تو پگھل بھی جائے تب بھی ناممکن ہے کہ صاحب اسرار ہو جائے

گر دو صد جانِ تو زِ تن برود
این نہ ممکن کہ شک و ظن برود

اگر تیرے بدن میں سے سو جانیں بھی نکل جائیں تب بھی ممکن نہیں کہ شک اور ظن دور ہو

ہست داروئے دل کلامِ خدا
کے شوی مست جز بجامِ خدا

دلی تسکین کا علاج تو خدا کا کلام ہے خدا کے جام کے سوا تو مست کب ہو سکتا ہے

ہست بر غیر راہِ آں بستہ
ہمہ ابوابِ آسماں بستہ

اس کا راستہ غیر کے لئے مسدود ہے اور آسمان کے سارے دروازے (غیر کے واسطے) بند ہیں

تا نشد مشعلے زِ غیب پدید
از شبِ تار جہل کس نہ رہید

جب تک غیب سے کوئی مشعل پیدا نہ ہو تب تک جہالت کی اندھیری رات سے کوئی رہائی نہیں پاتا

باید اینجا زِ کبر ہا دوری
تو بعقل و قیاس مغروری

اس جگہ تو تکبر سے بچنا چاہئے۔ مگر تو عقل اور قیاس پر مغرور ہے

این چہ غفلت کہ خوش بدیں کیشی
و از خدا ہیچ گہ نیندیشی

یہ کیسی غفلت ہے کہ تو اپنے اس طریق پر خوش ہے اور کسی وقت بھی خدا سے نہیں ڈرتا

رو طلب کن وصالِ یار زِ یار
تکیہ بر زورِ خود مکن زنہار

جا اور یار سے ہی اس کا وصل طلب کر اور ہرگز اپنی طاقت پر بھروسہ نہ کر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) یقین پر پہنچنے کی راہ دکھاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ قیاس کی راہ سے انسان یقین تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ ہی غور و فکر کر کے وہ صاحبِ اسرار بن سکتا ہے۔ حضرت صاحب یہاں تک فرماتے ہیں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر کسی بدن میں دو سو جانیں ہوں اور وہ سب کی سب نکل جائیں تو پھر بھی اس کا شک اور ظن دور نہ ہو جو چیز انسان کو یقین تک پہنچاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ ساری دنیا بلکہ ساری دنیائیں جتنی بھی دنیائیں ہیں اور سارے آسمان اسے کچھ بھی نہیں دے سکتے اگر خدا تعالیٰ کا کلام اس کی رہنمائی نہ کرے۔ اس کے کلام کے بغیر ہر طرف اندھیرا ہے۔ اور اس اندھیرے میں انسان کا فرض ہے کہ وہ تکبر سے بچے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ خود اسے اپنا وصل عطا کرے۔ اور اس سلسلے میں اپنے زور بازو پر ہرگز بھروسہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اس کا وصل حاصل کر سکیں اور اسی کے ذریعے ہمارے دل میں ایسا یقین پیدا ہو جو ہر قسم کے شک و شبہ کا ازالہ کر دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

دور امامت حضرت امام جماعت احمدیہ الاول

یاد رکھئے

1911ء 19۔ جنوری حضرت صاحب نے مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے حق میں بطور امام وصیت تحریر فرمائی۔ مگر تندرست ہونے پر اسے چاک کر دیا۔

جنوری۔ حضرت میر قاسم علی صاحب نے رسالہ "احمدی" جاری کیا۔

قادیان میں دار الضعفاء کا قیام۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب منتظم۔

فروری۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے انجمن انصاراللہ قائم کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں بھی انصاراللہ میں شامل ہوں 16۔ اپریل کو انجمن کا افتتاحی اجلاس ہوا۔

مارچ۔ حضرت صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحب اور شیخ محمد یعقوب کو اپنے خرچ پر سنسکرت پڑھانے کا اہتمام فرمایا۔

19۔ مئی۔ بیماری کے بعد حضرت صاحب نے پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔ بیت اقصیٰ میں۔

جولائی۔ حضرت صاحب نے عبادت جمعہ کی ادائیگی کے لئے حکومت سے اجازت کی خاطر میموریل کی تحریک فرمائی۔ جو مطالبہ مارچ 1913ء میں حکومت نے منظور کر لیا۔

یکم ستمبر۔ حضرت صاحب کی اجازت سے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہوئے۔

9۔ اکتوبر حضرت صاحب نے بیماری کے بعد درس کلام الٰہی شروع فرمایا۔

12۔ دسمبر۔ تقسیم بنگال کی تنسیخ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش خبری پوری ہوئی۔

26 تا 29۔ دسمبر۔ جلسہ سالانہ قادیان۔ 27۔ دسمبر کو حضرت صاحب کا خطاب۔

1912ء فروری۔ حضرت صاحب کی تحریک پر "انجمن مربیان" کا قیام۔

فروری تا جون حضرت صاحب نے اپنے حالات و سوانح لکھوائے جو آخر سال میں مرقاۃ الیقین کے نام سے شائع ہوئے۔

10۔ مارچ۔ ایک خاص درس میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا اور جنت کی بشارت۔

3۔ اپریل حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور دوسرے بزرگ علماء کا دورۂ ہندوستان۔ دہلی۔ سہارن پور۔ دیوبند وغیرہ۔

15۔ جون۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے سفر لاہور۔ یہ حضرت صاحب کے عہد امامت کا آخری سفر تھا۔ سنگ بنیاد رکھنے کا وعدہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا تھا مگر ایفاء سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

16۔17 جون۔ لاہور اور امرتسر ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

جولائی۔ خطبات نور کی اشاعت۔ دوسرا حصہ نومبر میں شائع ہوا۔

25۔ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے سفر مکہ سے قبل جلسۃ الوداع اور حضرت صاحب کا خطاب۔

ستمبر۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے رسالہ "احمدی خاتون" جاری کیا۔

یکم نومبر۔ مولانا عبدالواحد برہمن بڑیہ کی بیعت۔

دسمبر۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال سے خط و کتابت۔

25۔ تا 27 دسمبر۔ جلسہ سالانہ۔ 25۔ دسمبر کو حضرت صاحب کا خطاب۔

1913ء 14۔ فروری۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سفر مکہ سے واپسی پر استقبالیہ تقریب میں حضرت صاحب کی شرکت اور خطاب۔

19۔ جون۔ الفضل جاری ہوا۔ بانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب۔

جون۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو انگلستان بھیجا گیا۔

10۔ جولائی لاہور سے پیغام صلح کا اجرا۔

26۔ جولائی۔ عربی کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مصر اور شام کے لئے روانہ کیا گیا۔

ستمبر۔ حضرت صاحب نے ایک خاص کیفیت میں پنجابی اشعار کہے۔

نومبر۔ لاہور سے منکرین امامت کے خفیہ ٹریکٹوں کی اشاعت۔ جن کا جواب حضرت صاحب نے انجمن انصاراللہ کے ذمہ لگایا۔

18۔ نومبر۔ حضرت صاحب کے صاحبزادہ محمد عبداللہ کی ولادت۔

18۔ دسمبر۔ اخبار بدر عیسائیت کے خلاف ایک مضمون لکھنے کی پاداش میں بند کر دیا گیا۔

26۔ تا 28 دسمبر۔ جلسہ سالانہ۔ 27۔ دسمبر کو حضرت صاحب کا خطاب۔

حضرت صاحب نے درس کلام الٰہی کے لئے ایک ہال کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔

عرب ممالک میں پیغام حق کے لئے مصالح العرب کے نام سے بدر کے ساتھ ہفتہ وار عربی ضمیمہ شائع ہوتا رہا۔ حضرت صاحب کی گورمکھی سیکھنے کی خواہش اور اس پر عمل درآمد۔

1914ء جنوری۔ حضرت صاحب کی اجازت سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اشاعت حق کی ملک گیر سکیم تیار کی اور دعوت الی الخیر فنڈ قائم کیا۔

بیماری کے باوجود حضرت صاحب مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ کلام الٰہی کے نوٹ سنتے اور ہدایات دیتے رہے۔ وسط جنوری میں مرض الموت کا آغاز۔ مگر ہر ممکن حد تک حضرت صاحب کلام الٰہی کا درس دیتے رہے۔

8۔ فروری۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی ایڈووکیٹ

محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب

کسی واقف زندگی کے حالات لکھنا۔ ان واقعات کی پوری طرح منظر کشی کرنا، ہم ایسے نو آموز قلمکاروں کے لئے مشکل ہی نہیں قریباً قریباً ناممکن سا لگتا ہے۔ ایک تو سابقہ دور یعنی قریباً تیس چالیس سال قبل کے وسائل ذرائع آمد و رفت اور مشکلات کا ہمیں صحیح اندازہ نہیں دوسرے وقف زندگی کے جذبہ سے جن لوگوں نے اپنے آرام دولت اور عزیزوں کو چھوڑ کر ایک مقدس مشن کی تکمیل کی خاطر اپنی عمر عزیز کا ایک ایک پل گزار دیا اس جذبہ کو الفاظ کا جامہ پہنانا بہت مشکل کام ہے۔ تاہم دعا کی نیت سے چند سطریں لکھ لینا نہ لکھنے سے بہرحال بہتر ہے۔

ہماری عموماً یہ عادت ہوا کرتی تھی کہ عدالت سے فارغ ہو کر چند منٹ کے لئے محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب (موجودہ امیر ضلع نواب شاہ) کی دکان پر ضرور جاتے۔ اس طرح جماعتی امور سے واقفیت رہتی۔ کئی سال پہلے حسب معمول عدالت سے فارغ ہو کر جب ہم سیٹھ محمد یوسف صاحب کی دکان میں گئے اور اپنے فائل بینچ کے بازو کے ساتھ رکھ کر وہاں بیٹھ گئے تو محترم سیٹھ صاحب فرمانے لگے۔ "علوی صاحب! یہ بڑا ہی تاریخی بینچ ہے۔ اس پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب جیسی عظیم ہستیاں بیٹھ چکی ہیں۔ جس انداز سے آج آپ اس پر بیٹھے ہیں کبھی اسی انداز سے اس پر محترم مولانا فرخ صاحب بیٹھا کرتے تھے فرق صرف یہ ہے کہ جہاں آپ نے اپنے فائل رکھے ہیں۔ محترم مولانا وہاں اپنا ہینڈ بیگ اسی انداز سے رکھا کرتے تھے اور آج وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے"

محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب کو آج سے قریباً پینتیس (35) سال قبل یعنی 1960ء کی دہائی سے لیکر کافی عرصہ بعد تک اندرون سندھ بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی۔ اس وقت سندھ میں ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس وقت مربیان سلسلہ کی تعداد بھی بہت کم تھی لہٰذا محترم مولانا فرخ صاحب قریباً اندرون سندھ کے سارے علاقے میں تنہا مربی سلسلہ ہوا کرتے تھے۔ سڑکیں اور بسیں بہت کم تھیں۔ دس دس میل پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ زیادہ اہتمام اگر کیا جاتا تو کہیں کہیں گھوڑے کی سواری میسر آجاتی۔ اس وقت رحمان آباد باندھی ضلع نوابشاہ اندرون سندھ میں جماعتی تقریبات کے لئے سینٹر کی حیثیت رکھتا تھا جہاں بڑے بڑے اجتماعات پورے نظم و ضبط اور مرکزی روایات کے تحت ہوا کرتے تھے۔ مولانا فرخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری علمی اور ادبی خوبیوں کے ساتھ ساتھ بڑی دلکش اور وجیہہ شخصیت عطا کی تھی۔ کلام الٰہی کی تلاوت بڑے خوبصورت انداز میں کرتے۔ تقریر بڑی پرجوش اور مدلل ہوا کرتی تھی۔ سر پر پگڑی رکھتے۔ اچکن زیب تن کرتے۔ ہاتھ میں خوبصورت چھڑی۔ جس محفل میں بیٹھتے اس پر چھا جاتے۔ جماعت کی بعض کتب کا سندھی میں ترجمہ بھی کیا اور سندھی میں خود بھی کئی کتب لکھیں۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں لکھا ہے کہ رحمان آباد میں اس وقت بڑے بڑے اجتماعات ہوا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک اجتماع کے موقعہ پر بیت بازی کے مقابلہ میں مکرم عبداللطیف علوی (موجودہ نائب امیر ضلع نواب شاہ) خادم مجلس گوٹھ امام بخش علوی نے تنہا باقی سارے ضلع کے خدام کو ہرا دیا۔ جب تقسیم انعامات کے وقت وہ اسٹیج پر انعام وصول کرنے گئے تو محترم فرخ صاحب نے بڑے پرجوش انداز میں فرمایا۔ "اس نوجوان کو حضرت بانی سلسلہ کے پانچ صد سے زائد اشعار یاد ہیں میں اسکو اپنی طرف سے دو روپے انعام دیتا ہوں"۔ (اس وقت کے حساب سے دو روپے اچھی خاصی رقم تھی) اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے احباب نے دل کھول کر اس نوجوان کو نقد انعام سے نوازا۔ مولانا فرخ کا نوجوانوں سے محبت اور ان کی حوصلہ افزائی کا اپنا ایک انداز تھا۔ تربیت کے معاملہ میں محبت اور دعا کے علاوہ جہاں ضرورت محسوس کرتے قدرے سختی بھی کر لیا کرتے تھے۔ ایک اور موقعہ پر جب گوٹھ امام بخش علوی کے خدام نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں طور پر حصہ لیا تھا تقریری مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے کوئی خادم اس مجلس سے نہ اٹھا (مجھے اس اعتراف میں کوئی جھجک نہیں کہ تقریر کے معاملہ میں علوی خاندان کا حصہ بالکل صفر کے قریب ہے۔) اس پر مولانا فرخ صاحب نے حکماً بشیر احمد علوی کا نام لکھوایا کہ سٹیج پر آکر وہ صرف یہ فقرہ کہہ دیں "حضرات مجھے تقریر کرنا نہیں آتی میں صرف حکم کی تعمیل میں اسٹیج پر آگیا ہوں" مقصد اور مطلب یہ تھا کہ نوجوان کسی بھی کام کو انہونا نہ سمجھیں۔ ان کی جھجک دور ہو۔ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔

اندرون سندھ زیادہ عرصہ مولانا فرخ صاحب تنہا مربی سلسلہ تھے۔ لہٰذا آپ بوقت ضرورت مقرر۔ منصف۔ سٹیج سیکرٹری اور ریفری تک کے فرائض خود ہی سرانجام دے لیتے۔ اسوقت وسائل کم اور فاصلے زیادہ تھے۔ فاصلے ان معنوں میں زیادہ تھے کہ آمد و رفت کے ذرائع بہت محدود تھے۔ پھر بھی مولانا فرخ صاحب اپنی صحت کی پروا کئے بغیر دعوت الی اللہ کے فریضہ میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ محترم چچا عطا محمد علوی صاحب ان کے ہمراہ قریبی دیہات میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جاتے ہم اس وقت اطفال کی تنظیم میں تھے۔ کئی بار ہمیں بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ کرام کے لئے مولانا بڑی غیرت رکھتے تھے۔ اس بارہ میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا کرتے۔ ان کے سامنے کسی کی مجال نہ تھی کہ ان ہستیوں کے مقام و مرتبہ کے خلاف بات کرنے۔ اگرچہ آپ کا دفتر گاڑی کھاتہ حیدر آباد سندھ تھا پھر بھی حیدر آباد سے سینکڑوں میل دور کنڈیارو۔ محراب پور۔ بھریا روڈ۔ قمر آباد۔ گوٹھ امام بخش۔ رحمان آباد وغیرہ کی جماعتوں کے احباب سے ان کے ذاتی روابط اور تعلقات تھے۔ میرے خیال میں کامیاب داعی الی اللہ بننے کے لئے دعا اور محنت کے علاوہ ذاتی رابطے بہت اہمیت کے حامل ہیں اور مکرم مولانا فرخ صاحب احباب جماعت کی دلچسپیوں اور خوشیوں کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے رنج و غم میں شامل ہو کر گھر کے ایک فرد کی طرح ان کا درد بانٹا کرتے اور ان کو تسلی دیتے۔ سندھ کے مقامی احباب (جن میں ڈاہری۔ چانڈیو۔ ابڑو اور گوپانگ برادری کے احباب خاص طور پر شامل ہیں) کی تربیت اور تعلیم میں محترم مولانا فرخ صاحب کا بہت زیادہ حصہ ہے۔

سندھ میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پانے کے بعد آپکو جزائر فجی میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بھجوایا گیا۔ وہاں بھی آپ نے دعا، محنت اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا فریضہ بہت اچھے انداز سے نبھایا۔ ایک لمبا عرصہ آپ کی تقاریر ریڈیو فجی سے نشر ہوتی رہیں۔ احباب جماعت کو یاد ہو گا کہ وہ تقاریر روزنامہ الفضل میں بھی چھپتی رہی ہیں۔ جزائر فجی کی آب و ہوا نے آپکی صحت کو متاثر کیا۔ لہٰذا آپ کو واپس مرکز بلوا لیا گیا 1978ء میں خاکسار کا نکاح بیت المہدی گولبازار میں ہو رہا تھا۔ میری درخواست پر نکاح کی تقریب میں نہ صرف شامل ہوئے بلکہ گواہ کے طور پر اپنا نام۔ ولدیت اور پتہ لکھ کر دستخط کئے۔ تحریر دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صرف خوش الحان اور خوش بیان ہی نہیں بلکہ بہت "خوش خط" بھی تھے۔

سندھ میں کام کرنے والے نوجوان مربیان کرام کو خاص طور پر مولانا فرخ صاحب کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بڑے ہی نامساعد حالات میں جس طرح آپ نے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا وہ یقیناً آج بھی مشعل راہ ہے۔ مجھے شدت سے احساس ہے کہ مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی سیرت و حالات پر یہ مضمون بہت مختصر اور نامکمل ہے۔ اس لئے اس دور کے بزرگ اہل قلم حضرات سے خصوصاً سندھ کے علاقہ سے درخواست ہے کہ وہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ آخر میں تمام احباب جماعت سے مولانا فرخ کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ooo

ہماری تاریخ

الفضل 15- نومبر 1955ء

بدوملہی کے سیلاب زدہ علاقے میں

احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا شاندار امدادی کام

بارہ فٹ گہرے پانی کے بہاؤ میں خدام نے بیشمار لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا

شہر کی گلیوں اور سڑکوں کی صفائی۔ گرے ہوئے مکانات کی تعمیر۔ ایک ہفتہ میں 5690 فٹ چنائی کی گئی

احمدیہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق میں نمایاں مقام رکھتی ہے بے شمار مثالوں میں سے ایک مثال بطور نمونہ پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

بدوملہی میں احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام وہاں کے خدام اور انصار نے سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد پہنچانے، گلیوں اور سڑکوں کی صفائی اور گرے ہوئے مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس پر بدوملہی کے سیکٹر کمانڈر صاحب اور دیگر لوگوں نے انہیں نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کے امدادی کام کے متعلق سیکرٹری صاحب احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

بدوملہی قصبہ میں سیلاب نے کافی تباہی کی ہے بدوملہی کی نئی آبادی اور ملحقہ دیہات غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ جب سیلاب نے بہت زور پکڑا اور چھوٹی چھوٹی آبادیاں مٹی کا ڈھیر ہونے لگیں تو اس وقت پانی کا بہاؤ اس قدر شدید تھا کہ پختہ عمارتیں بھی آناً فاناً کھنڈرات میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ تب گھرے ہوئے لوگوں نے گھبراہٹ اور سراسیمگی کی حالت میں مدد کے لئے چیخ و پکار شروع کی بدوملہی کا اندرونی حصہ ایک ٹیلے پر واقع ہے۔ اس حصہ میں احمدیوں کی بھی کافی آبادی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فوراً شہتیروں کی کشتی بنائی۔ 15 خدام کا ایک دستہ لنگوٹے کس کر میدان میں کود پڑا۔ ان 15 خدام نے 12 فٹ پانی کے خوفناک بہاؤ میں بے شمار گھرے ہوئے لوگوں کو نکال کر محفوظ جگہوں پر پہنچایا۔ خدام نے اس کشتی پر چاولوں کی بارہ دیگیں پکا کر لوگوں میں تقسیم کیں۔ جو دو دن سے بھوکے تھے۔ بدوملہی کی جماعت اور خدام کی اس خدمت کا لوگوں پر گہرا اثر ہے۔

بدوملہی کے نشیبی علاقہ میں جہاں عمارتوں کا نقصان ہوا۔ وہاں غلہ منڈی کی تباہی کے باعث غلہ زمین میں دب کر رہ گیا۔ اور اس کی وجہ سے اس قدر تعفن اور بدبو پھیلی کہ خطرہ محسوس ہونے لگا۔ کہ کہیں خدانخواستہ کوئی وبا نہ پھوٹ پڑے۔ چنانچہ مقامی حکام کے مشورہ سے یہ طے پایا۔ کہ احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے پندرہ نوجوانوں کا ایک دستہ شہر کی گلیوں، سڑکوں اور گڑھوں کی صفائی اور مرمت کے لئے بدوملہی بھجوایا جائے۔ خواجہ محمد امین صاحب کی زیر سرکردگی اس دستہ نے جس محنت جانفشانی اور اخلاص سے کام کیا اس کے متعلق سیکٹر کمانڈر صاحب بدوملہی تحریر فرماتے ہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

سید ادریس احمد عاجز کرمانی

اس دفعہ الفضل کے پرچے ملے۔ تو ایک پرچہ میں ایک ذرا سی خبر درج تھی کہ سید ادریس احمد عاجز کرمانی کوٹ عبدالمالک میں انتقال کر گئے۔ جو خاک سے بنا ہے وہ آخر کو خاک ہے۔ عاجز صاحب نہایت اچھے شاعر تھے۔ زبان و بیان پر اچھی خاصی قدرت رکھتے تھے۔ ادب کا مطالعہ بھی تھا۔ اساتذہ کا کلام انہیں یاد تھا۔ ان سے ملنے کے بعد احساس ہوتا تھا کہ کسی ادب آشنا سے ملاقات ہوئی ہے۔ ربوہ میں کہیں باہر سے آکر بسے تھے۔ اب ان کا انتقال بھی ربوہ سے باہر ہی ہوا ہے۔ خدا معلوم کہاں سے آئے تھے اور کہاں پیوند زمین ہوئے۔

ہمارا ان کا تعارف اچانک ہوا۔ ایک روز سر راہے ایک صاحب ملے۔ سر اور داڑھی کے بال الجھے ہوئے۔ کپڑے میلے کچیلے 'پاؤں میں لیترے ہلکائے' چہرے پر چیچک کے ہلکے ہلکے داغ جیسے کہیں بچپن یا اوائل عمر میں چیچک کا شکار ہوئے ہوں۔ باتوں میں تیزی اور جسم میں بیقراری کی کیفیت۔ یوں لگتا جیسے کہیں جانے کی یا کچھ کہنے کی جلدی میں ہیں۔ پہلی بار ہی بے تکلفی سے اپنے دو چار اشعار سنا دیئے اور داد کے طالب بھی نہ ہوئے۔ ہم اس وقت کالج جا رہے تھے اس لئے عرض کیا کہ کبھی مل بیٹھیں گے تو آپ کا کلام سنیں گے۔ عاجز صاحب ہمراہ ہو لئے کہ چلئے کالج کے دروازہ تک آپ کے ساتھ چلتا ہوں کیونکہ آپ سے ملنے کی اور دوستی کرنے کی خواہش ہے۔ اس بے تکلفی پر ہم کیا کہتے۔ وہ ساتھ ساتھ چلتے رہے اور باتیں کرتے رہے۔ باتوں میں ادبی مسائل پر بے تکلف اظہار خیال کرتے چلے جاتے تھے۔ کالج کا دروازہ آگیا آپ نے اجازت لی۔ اور واپس چلے گئے۔ ہم پہلی بار ان سے ملے تھے کوئی شناسائی نہیں تھی۔ اس لئے ان کے بارہ میں یہ خیال ضرور قائم کیا کہ کہیں باہر سے آکر ربوہ میں بسے ہیں اور یہاں کے ماحول میں کسی ادبی دوستی یا رفاقت کے خواہش مند ہیں۔ دل نے ان کی دوستی قبول کرنے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد عاجز صاحب سے یہاں وہاں ادھر ادھر ملاقات ہونے لگی۔ دلچسپ آدمی نکلے۔

ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے کبھی کالج کے مشاعروں میں انہیں بلایا ہو یا ہو سکتا ہے ان سے دوستی ہی اس زمانے میں ہوئی ہو جب ہم تعلیم الاسلام کالج سے رخصت ہو کر جاپان جانے والے ہوں۔ ربوہ کی ادبی مجلسوں میں ہم نے انہیں بلانا شروع کیا۔ ان کی نظمیں بھی سلسلہ کے بعض پرچوں میں نکلنے لگیں۔ خاصہ پختہ کلام تھا۔ مبتدیوں والی غلطیاں نہیں تھیں جس کا مطلب یہ تھا کہ شاعری میں تجربہ رکھتے ہیں اور ابتداء میں کسی اچھے استاد کے اثر میں رہے ہیں۔ ہمیں ان کا کوئی شعر یاد نہیں کہ ہم ان کے کلام کا کوئی حوالہ دے سکیں۔

ایک روز آپ نے اچانک اپنے نام کے ساتھ عاجز عظیم آبادی لکھا تو معلوم ہوا کہ ان کا تعلق عظیم آباد سے تھا۔ عظیم آباد سے تو شاد عظیم آبادی جیسا شاعر اٹھا جو اپنے زمانہ کا استاد شاعر تھا اور جس کے کلام نے اساتذہ دہلی و لکھنؤ سے اپنا لوہا منوا لیا تھا۔ ہمیں ان کی زبان سے کچھ اندازہ تو تھا کہ ان کا تعلق کسی ایسے علاقہ سے ہے جسے اہل زبان کا علاقہ کہا جا سکتا ہے مگر عاجز عظیم آبادی صاحب نے کبھی اپنے بارہ کوئی زیادہ بتا کے نہیں دیا کہ ہم اس بارہ میں وثوق سے کچھ کہہ سکیں۔ پھر آپ اپنے نام کے ساتھ کرمانی لکھنے لگے اب ان کی وفات کے اعلان میں بھی کرمانی ہی لکھا ہوا ہے۔

عاجز صاحب عجیب حال مست آدمی تھے۔ ادھر ہمارے اپنے قیام پاکستان کے آخری دنوں میں ان کے ہاں کچھ آشفتہ حالی سی نظر آنے لگی تھی گویا کسی اندرونی خلفشار سے دوچار ہوں مگر آپ نے کبھی اپنی آشفتگی کا احوال کہہ کے نہیں دیا۔ ایک بار ایک دوست نے ان کے حال پر ترس کھا کر یا یہ جان کر کہ شاید یہ کسی ضرورت کا شکار ہیں مگر خودداری کے باعث ایسا کہہ نہیں پاتے' ان کی مٹھی میں دس روپے کا ایک نوٹ چپکے سے دے دیا۔ آپ نے انہیں ایسی نظروں سے دیکھا جیسے بہت ہی احسان مند ہوں اور پھر نظریں جھکا لیں۔ اس کے بعد اس دوست سے ملنے میں بہت حجاب محسوس کرنے لگے۔ عجیب آدمی تھے۔ خودداری کا عجیب سلسلہ ان کے ہاں تھا اور ہم نے ایسی خودداری بہت کم لوگوں میں دیکھی۔ انہیں اپنی شاعری پر بہت ناز تھا۔ سنانے کا ہوکا نہیں تھا مگر آخر آخر اس راہ پر آگئے تھے کہ جہاں کوئی صاحب ذوق مل جاتا اسے سنانے لگتے۔ داد بیداد کی زیادہ پروا بھی نہیں کرتے تھے۔ بس تیزی سے سناتے چلے جاتے تھے۔

لائبریری کا پھیرا ان کی زندگی کا لازمی حصہ تھا۔ ہماری اکثر ملاقاتیں وہیں ہوئیں۔ ایک یا دوبار ایسی خواہش کی کہ کہیں بیٹھ کر چائے پی جائے اس سے ہمیں اندازہ ہو جاتا تھا کہ کوئی تازہ چیز آپ نے کہی ہے جو سنانا چاہتے ہیں چنانچہ ہم تالیف قلب کے لئے اگر وقت میسر ہوتا تو انہیں ساتھ لے کر کہیں جا بیٹھتے اور ان کے کلام سے متمتع ہوتے۔ شاعر حضرات کا وطیرہ ہوتا ہے کہ وہ تکلفاً اپنا کلام سنانے سے پہلے دوسرے سے اس کا کلام سننے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں مگر عاجز صاحب ایسے تکلفات کو روا نہیں جانتے تھے انہیں اپنا کلام سنانے سے غرض تھی سناتے تھے اور خاموشی سے چائے پینے لگتے تھے۔

پھر یوں ہوا کہ ان کی آشفتگی بڑھ گئی۔ راہ چلتے ملتے تو کلام سنانا شروع کر دیتے۔ ایک دو بار تو ہم نے مروت میں سن لیا مگر ایک دو بار ایسا اتفاق بھی ہوا کہ ہمیں کہیں جانے کی جلدی تھی اس لئے معذرت کی ہم رک نہیں سکتے فرمانے لگے کوئی مضائقہ نہیں میں چلتے چلتے عرض کرتا ہوں اور اس طرح چلتے چلتے اپنا کلام عطا فرما دیا۔ ایک روز فرمانے لگے یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موٹر عطا فرما دی ہے اور ہم پر بہت ظلم ہو گیا ہے۔ ہم نے حیرت سے کہا ہماری موٹر سے آپ پر کیا ظلم ہوا؟ فرمایا "اس لئے کہ ہم اب آپ کو حسب دلخواہ راہ میں روک کر کلام نہیں سنا سکتے"! ہم نے انہیں کئی بار دعوت دی کہ غریب خانے پر تشریف لائیں وہاں بیٹھ کر دلجمعی سے سنیں گے مگر کبھی تشریف نہیں لائے۔ کئی بار کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے بلطائف الحیل بات ٹال دی۔ کبھی کھانے کی دعوت قبول نہیں فرمائی۔ عجیب بات ہے میں جوش ملیح آبادی کے سوانح عمری پڑھ رہا تھا اس میں آپ نے اپنے والد کے ایک ملنے والے میر بارق صاحب کا احوال لکھا ہے کہ میر صاحب کبھی ان کے ہاں کھانے پینے میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ ایک بار ان کے والد نے انہیں پوچھ ہی لیا کہ میر صاحب آپ میرے ہاں کی کھانے کی دعوتوں میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ تو میر صاحب نے جواب دیا: "خان صاحب حق یہ ہے کہ اگر میں آپ کے ہاں دس بار کھاؤں تو میرا فرض بنتا ہے کہ کم از کم ایک بار تو آپ کو بھی کھانے پر مدعو کروں۔ مگر میں اتنا نادار ہوں کہ ایسا نہیں کر سکتا اس لئے میں آپ کے ہاں کے کھانے پینے کی دعوتوں میں شریک نہیں ہوتا۔ میں نے جب میر صاحب کا یہ احوال پڑھا تھا اس وقت بھی مجھے سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی یاد آئے تھے خدا معلوم کیوں؟ اب ان کی وفات پر لکھنے بیٹھا ہوں تو ان کی خودداری یاد آرہی ہے اور مجھے احساس ہو رہا ہے کہ عاجز صاحب بھی دوستوں کے گھروں پر کھانے کی دعوتیں قبول نہیں کیا کرتے تھے شاید اس کی بھی یہی وجہ ہو؟ واللہ اعلم بالصواب! عاجز صاحب اپنے اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مہربانی کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین۔

بڑوں کی وفات پر لوگ فوراً مضمون لکھنے کا ڈول ڈالتے ہیں۔ ہم نے اپنے ایک ایسے دوست کی وفات پر لکھنے کا ڈول ڈالا ہے جو دنیا والوں کی نظر میں بہت چھوٹا تھا مگر ہماری نگاہ میں چھوٹا نہیں تھا۔ ہاں دنیا کا ستایا ہوا غربت کا مارا ہوا آشفتہ حالی کا برمایا ہوا تھا۔ اللہ اس کی بخشش فرمائے۔ آمین۔

OOO

یادرفتگان

محمد یوسف بقاپوری

ملک محمد یونس خان صاحب ناصر

مورخہ 96-11-23 کی رات فون پر اطلاع ملی کہ ملک محمد یونس خان صاحب ناصر وفات پا گئے ہیں۔ یہ خبر سن کر دل دھک سے رہ گیا۔ بطور زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد غربی میرے ساتھ کئی سفروں میں ہمرکاب رہے۔ اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ چونکہ سرکاری ملازمت سے بطور سپرنٹنڈنٹ پولیس ریٹائر ہوئے تھے۔ اپنے ماتحتوں سے کام لینا خوب جانتے تھے۔ طبیعت بہت ہنس مکھ تھی۔ ہر کسی سے بلا جھجک ملا کرتے تھے۔ چھوٹے اور بڑے کی کوئی تمیز نہ تھی۔ بزرگان سلسلہ کا ادب کرتے تھے۔ اور جب کبھی مرکزی مہمان تشریف لاتے تھے۔ تو ان کی دعوت ضرور کرتے تھے۔ بڑے مہمان نواز تھے۔ بطور زعیم اعلیٰ کئی مرتبہ ان کے ساتھ ربوہ جانا ہوا۔ دوران سفر بھی دعوۃ الی اللہ کرتے۔ سرگودھا پہنچ کر اپنے سمدھی کے ہاں رات گزارتے اور علی الصبح میٹنگ کے لئے روانہ ہو جاتے۔ ربوہ پہنچنے پر سب سے پہلے بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے اور بزرگان کی قبروں پر خشوع وخضوع سے دعائیں کرتے۔ جب تک صحت نے اجازت دی پیدل بہت چلا کرتے تھے۔ ہاتھ میں چھوٹی سی سوٹی ضرور رکھا کرتے تھے۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اپنی سرکاری ملازمت کے دوران جو واقعات ہوتے تھے وہ بیان کرتے تھے۔ اور لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ چونکہ ہمارا قیام دار الضیافت میں ہوتا تھا۔ کھانے کی میز پر ہی دوستوں سے تعارف حاصل کر کے بزرگان کے واقعات اور دعاؤں کی قبولیت کے واقعات سناتے تھے۔ دعاؤں میں حق الیقین رکھتے تھے۔ ہر کسی کو دعا کے لئے کہتے تھے۔ آخری تین چار سالوں میں بیمار رہے۔ اور علاج کے لئے امریکہ بھی تشریف لے گئے۔ کئی مرتبہ حالت تشویشناک صورت بھی اختیار کر گئی۔ لیکن امام جماعت اور بزرگان کی دعاؤں سے افاقہ بھی ہوا۔ جب تک صحت نے اجازت دی جماعتی کاموں میں بڑے انہماک سے حصہ لیتے رہے۔ ان کا گھر بھی جماعتی کاموں کے لئے وقف تھا۔ یہ سب خرچ اپنی جیب سے ادا کرتے تھے۔ اور اس میں راحت محسوس کرتے تھے۔

اسلام آباد کو انتظامی لحاظ سے جب دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تو ایک حصہ شرقی اور دوسرا غربی کہلاتا تھا۔ خاکسار حلقہ شرقی کا گزشتہ پانچ سال سے زعیم اعلیٰ انصار اللہ ہے۔ جب آپ زعیم اعلیٰ انصار اللہ غربی منتخب ہوئے۔ تو انصار اللہ کے ہر کام میں شرقی سے مسابقت کی روح کو قائم رکھتے۔ حلقہ شرقی عرصہ دراز سے پاکستان کی گیارہ سو سے زائد مجالس میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشنوں میں آرہا ہے۔ آپ نے اپنی عاملہ کو فعال بنا کر اس میں ایک نئی روح ڈال کر 1990ء میں حلقہ غربی کو پنجم پوزیشن پر لے آئے۔ اور اس پر فخر محسوس کرتے تھے کہ مجلس میں جان ڈال دی ہے۔

آپ موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ حسن اتفاق سے پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا جنازہ بھی اس دن ربوہ میں تھا۔ ہزارہا احمدیوں نے ان دونوں جنازوں میں شرکت کی۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جماعت کو یونس جیسے مخلص دوست ملتے رہیں۔ موصوف کی طویل بیماری کے دوران ان کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات کو اسرائیل کا انتباہ

اسرائیل نے خود مختار فلسطین کے صدر یاسر عرفات کو متنبہ کیا ہے کہ وہ آزاد فلسطین کے قیام کا اعلان کرنے سے باز رہیں کیونکہ ان کے بقول یہ اعلان اسرائیل کی حکومت سے کئے گئے معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی ہو گا۔ وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کے ایک ترجمان نے گزشتہ روز ایک بیان میں دھمکی دی ہے کہ اگر آزاد فلسطین قائم کرنے کا اعلان ہوا تو اس سے نمٹنا ہم بخوبی جانتے ہیں۔ اسرائیلی حکومت اس صورت حال میں سخت کارروائی کرے گی۔

اس سے پہلے قاہرہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق عرب لیگ کے سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یاسر عرفات نے اسرائیل کے وزیراعظم پر الزام لگایا تھا کہ وہ مقبوضہ بیت المقدس کے متنازعہ نواحی علاقوں میں یہودی بستیوں کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کر کے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے مشن کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آخر اس پورے علاقے کو ایک دن آزاد ہونا ہے۔ اور ہمارا ارادہ ہے کہ اگلے پانچ سال تک فلسطین کو آزاد حکومت قرار دینے کا اعلان کر دیں۔ اس صورت حال میں یہودی بستیوں کا وجود غیر منطقی ہو گا۔

OOO

یاسر عرفات کا دورہ امریکہ

فلسطین کے صدر یاسر عرفات بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کے قیام کے اعلان کے بعد ان بستیوں کی تعمیر رکوانے کے لئے امریکہ کی حمایت حاصل کرنے کے لئے امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ اس سے پہلے یورپی ممالک کی تنظیم ای سی نے بھی ان بستیوں کے قیام کی مخالفت کرنے کا اعلان کیا تھا اور اسرائیل کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ان بستیوں کے قیام کا ارادہ ترک کر دے۔

فلسطین نے مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی بستی کی تعمیر رکوانے کے لئے عالمی برادری سے امداد طلب کر لی ہے۔ فلسطینیوں کے بلدیات کے امور کے وزیر نے صحافیوں کو بتایا ہے کہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان اور مشرق وسطیٰ کے لئے امریکہ کے خصوصی نمائندے کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک کی اہم شخصیات کو خطوط بھیجے جائیں گے۔

OOO

ایران میں ہولناک زلزلہ

پاکستان کے صوبہ بلوچستان سے ملحق ایران کے شمالی مغربی علاقوں میں شدید ترین زلزلے سے 5 ہزار کے قریب افراد ہلاک اور اڑھائی ہزار کے قریب زخمی ہو چکے ہیں۔

ایرانی حکومت زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے کارروائیاں کر رہی ہے لیکن اس علاقے میں شدید سرد موسم ہے اور برفباری کا سلسلہ جاری ہے جس کی وجہ سے امدادی کاموں میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ زلزلہ کی وجہ سے بڑی تعداد میں بستیاں تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ رستے بستے گھروں کے مکین نقطہ انجماد سے نیچے کی شدید سردی میں کھلے آسمان تلے پڑے ہیں۔ یہ سارا علاقہ سفید برف سے ڈھکا پڑا ہے۔ زلزلے سے 36 ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

ایرانی ذرائع ابلاغ ہلاک ہونے والوں کی تعداد بہت کم کر کے بتا رہے ہیں لیکن آزاد ذرائع ابلاغ کے خیال میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ روابیل میں ایک ٹیچر نے بتایا کہ وہ اب تک دو ہزار لاشوں کی گنتی کر چکا ہے۔

شمال مغربی ایران کے 83 دیہات صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔ امدادی کارکنوں نے بتایا ہے کہ ان کے کاموں میں جنگلی کتے سخت رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ یہ لاشوں کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

ایرانی سائنسدانوں نے زلزلے کی شدت 5.5 درجے اور امریکی ذرائع نے زلزلے کی شدت 6.1 درجے ریکارڈ کی ہے علاقے میں آنے والے دیگر زلزلوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

OOO

جرمنی میں ایٹمی فضلے کے خلاف مظاہرہ

شمالی جرمنی میں 15- ہزار افراد نے محفوظ مقام پر ایٹمی فضلے کی منتقلی کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ مظاہرین کا احتجاج پر امن تھا۔ تاہم انہوں نے ایک ریلوے ٹریک پر لیٹ کر اسے بند کر دیا۔ پولیس نے 114- ایسے افراد کو گرفتار کر لیا ہے جو جنوبی جرمنی میں والہیم کے مقام پر ایٹمی فضلہ پہنچانے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔

مظاہرین کی بے چینی کا سبب یہ ہے کہ جس جگہ پر ایٹمی فضلہ ٹھکانے لگایا جائے گا وہاں پر تابکاری کے نقصان دہ اثرات ظاہر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

OOO

دوبئی ائرپورٹ

متحدہ عرب امارات کے شہر دوبئی کا ائرپورٹ اکیسویں صدی میں مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا ائرپورٹ ہو گا جہاں سالانہ ڈیڑھ کروڑ سے زائد مسافروں کے جہازوں پر چڑھنے اور اترنے کے انتظامات ہوں گے۔

اس وقت بھی دوبئی کے ائرپورٹ کو مشرق وسطیٰ میں دوسرا بڑا ائرپورٹ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جبکہ سب سے بڑا ائرپورٹ فی الحال قاہرہ کا ہے۔ اب متحدہ عرب امارات کی حکومت دوبئی ائرپورٹ کو مزید وسعت دینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ سال 2000ء تک اس ائرپورٹ کی توسیع و ترقی کے جامع پراجیکٹ پر 50 کروڑ ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ جس سے یہاں پر نئے رن وے، نئے ٹرمینل فری ٹریڈ زون اور نئے شاپنگ سنٹر تعمیر کئے جائیں گے۔

1996ء کے دوران ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ مسافروں کی اس ائرپورٹ پر آمد و رفت ہوئی۔ جبکہ اکیسویں صدی کے آغاز پر نئی سہولتوں سے آراستہ اس ائرپورٹ پر مسافروں کی آمد و رفت دگنی ہو جائے گی۔

OOO

بوسنیا میں آزادی کی پانچویں سالگرہ

بوسنیا کے عوام نے گزشتہ دنوں اپنے ملک کی آزادی کی پانچویں سالگرہ منائی۔ صدر علی جاہ عزت بیگووچ، وزیراعظم حارث سلاجک اور دوسرے لیڈر دارالحکومت کے نواح میں قبرستان میں گئے جہاں بوسنیا کی چار سالہ جنگ میں شہید ہونے والوں کے اعزاز میں خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔

بوسنیا میں یکم مارچ 1992ء کو ریفرنڈم کرایا گیا تھا۔ جو ایک ہولناک جنگ کا پیغام بن گیا۔ اس ریفرنڈم میں ملک کے عوام نے آزادی حاصل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن اس کے صرف ایک ماہ کے بعد سربوں نے اس نو آزاد ملک کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور 4 سال کی اس جنگ میں لاکھوں بوسنین مسلمان ہلاک ہو گئے۔ لاکھوں ہی ملک سے بھاگ کر جانے بچانے پر مجبور ہو گئے۔ ہزاروں عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ لاکھوں افراد معذور ہو گئے۔

OOO

روس - نیٹو تعلقات

مغربی ملکوں کے دفاعی ادارے نیٹو میں مشرقی یورپ کے سابق کمیونسٹ ممالک کی شمولیت کے بارے میں روس نے وضاحت طلب کر لی ہے۔ روس کا کہنا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ نئے شامل ہونے والے ممالک کے تعلقات کی نوعیت کیا ہو گی۔ لندن میں برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران روسی وزیر خارجہ نے یہ وضاحت طلب کی ہے۔ مذاکرات کے بعد برطانوی وزیر خارجہ نے بتایا کہ نیٹو اور روس کے تعلقات کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

یاد رہے کہ روس کو ان ممالک کے نیٹو کا رکن بننے پر سخت اعتراض ہے۔ اور اس نے علی الاعلان ان ممالک کو دھمکی دے رکھی ہے کہ وہ اپنے ایٹمی ہتھیاروں کا رخ ان ممالک کی طرف بھی موڑ دے گا۔ لیکن روس کا احتجاج صدا بصحرا ثابت ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ امریکہ اور یورپی ممالک ان ممالک کی نیٹو کی رکنیت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں جبکہ روس کو نیٹو سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ روس کی نیٹو میں شمولیت کی خواہش یورپی ممالک پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

عیسائی افریقہ میں احمدی ہوں گے۔

27- فروری- کھلی آب و ہوا کی خاطر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی دارالسلام منتقل ہو گئے۔

4- مارچ- شدید ضعف کا آغاز ہوا اور آخری تحریری وصیت۔

13- مارچ- حضرت صاحب کے عہد کا آخری خطبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے پڑھایا۔

13- مارچ- حضرت صاحب کی اپنی اولاد کو دین پر قائم رہنے کی وصیت۔ اسی دن دوپہر دو بجکر بیس منٹ پر حالت عبادت میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے۔

14- مارچ- بیت نور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی بیعت۔ بیعت کے بعد خطاب عام۔

حضرت صاحب نے دو ہزار مردوں اور کئی سو عورتوں کے مجمع میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کا جنازہ پڑھایا اور ساڑھے چھ بجے شام اس مبارک انسان کے مبارک وجود کو ہزاروں دعاؤں کے ساتھ اس کے آقا و محبوب کے پہلو میں بہشتی مقبرہ کے اندر دفن کر دیا گیا۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

"جو کچھ میں نے انہیں کہا۔ انہوں نے بڑی خوشی محنت اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اور لوگ بہت خوش ہوئے۔ شہر میں جو کام ان کی طاقت میں تھا۔ انہوں نے کر دیا ہے۔ اب تو لوگوں کے مکانات وغیرہ بنانے اور مدد کرنے کا کام باقی ہے۔ وہ بھی انہوں نے کافی کیا ہے"

تعمیر مکانات ربوہ سے چار معمار خدام نادار اور غریب لوگوں کے مکانات بنانے کے لئے سیالکوٹ آئے تھے۔ ان کو بدوملہی کے سیکٹر کمانڈر کے پاس بھجوایا گیا۔ ان معماروں نے جس پھرتی اور تیزی سے لوگوں کے مکانات تعمیر کئے۔ بدوملہی کے لوگ سخت حیران ہوئے۔ جب یہ کام کر رہے ہوتے تھے۔ تو بے شمار لوگ ان کو دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے تھے ہر روز 14 خدام و انصار ان معماروں کے ساتھ مزدوروں کے طور پر کام کرتے تھے۔ جو بمشکل ان کے ساتھ پورے اترتے تھے۔ ساڑھے آٹھ یوم میں ان معماروں نے 5690 فٹ چنائی کی۔

طبی امداد جماعت احمدیہ جہلم نے جہاں 140 کپڑوں سے ہماری قابل قدر امداد فرمائی۔ وہاں ایک خادم مشتاق احمد صاحب ڈسپنسر کو بھی خدمت کے لئے بھجوایا۔ جنہوں نے بدوملہی کے علاقہ میں وہاں کے میڈیکل انچارج کی زیر ہدایت بہت اعلیٰ کام کیا۔ میڈیکل انچارج صاحب نے ہمیں جو چٹھی لکھی ہے۔ اس میں اس نوجوان کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پارچات کی تقسیم بدوملی کی جماعت بار بار لکھ رہی تھی کہ اس علاقہ کے تباہ حال لوگوں کی کپڑوں سے بھی امداد کی جائے۔ چنانچہ 55-11-6 کو ایک ہزار کپڑوں کی ایک قسط عبدالرحمان صاحب بٹ محمد اسحاق صاحب نذیر احمد صاحب کو دیکر بھجوایا گیا۔ دوسرے دن امیر صاحب اور خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرزا محمد حیات صاحب بدوملی پارچات کی تقسیم اور دیگر امور کی نگرانی کے لئے تشریف لے گئے۔ بدوملی پہنچ کر اس وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب جو وہاں گئے ہوئے تھے اور دیگر حکام سے ملاقات کر کے ضروری صلاح مشورہ کیا۔ اس دن ایک وفد نے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے موقع پر ہی کپڑوں کے حصول کے لئے کارڈ جاری کئے۔

دوسرے دن 55-11-8 کو صبح چوہدری عبدالحق صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بدوملی وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اور مینجر صاحب اسلامیہ ہائی سکول نے اپنے ہاتھوں سے کپڑے تقسیم فرمائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

صاحبزادے میجر (ر) محمد یوسف صدر حلقہ G-9/1 اور اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم اور پوتوں نے جس جانفشانی سے خدمات انجام دیں اللہ تعالیٰ ان کو جزاعظیم دے۔ اس وفات پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ ان کی دعاؤں کا ان کو وارث بنائے۔ آمین۔

○○○

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

۱۔ کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں۔
۲۔ کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کما حقہ عمل کیا ہے؟
۳۔ کیا آپ مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھتے ہیں؟
۴۔ کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے؟
۵۔ کیا اس ماہ میں آپ نے اطفال الاحمدیہ کے دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ منعقد کروائے ہیں؟
۶۔ کیا آپ اطفال الاحمدیہ اور ان کے والدین سے براہ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟
۷۔ کیا آپ نے مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ کا ریفریشر کورس کروالیا ہے؟
۸۔ کیا آپ نے تعلیمی و تربیتی کلاسز مجالس میں جاری کروادی ہیں؟

اگر ان سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو بلاشبہ آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

سیکرٹری عمومی- اطفال الاحمدیہ پاکستان

بقیہ صفحہ 1

سبحان من یرانی ترنم سے پیش کیا جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

سٹیج سے اعلانات کرنے کا فریضہ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت انجام دے رہے تھے دعا کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ احباب تشریف رکھیں چند لمحوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع مہمانوں سے مخاطب ہوں گے۔ مہمانان کرام یہ اعلان سن کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خوشگوار حیرت کے ساتھ اپنی نگاہیں پنڈال میں لگے ہوئے نصف درجن ٹی وی سیٹوں پر مرکوز کر دیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے سکرین پر آئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے عالمی دعا حضرت صاحب نے جملہ مہمانوں کو سلام کہا اور ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ حضرت صاحب نے بتایا کہ آج کی اس تقریب شادی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ شادی کی اس تقریب کی Still تصاویر انٹرنیٹ کے ذریعے لندن میں موصول ہو رہی ہیں۔ حضرت صاحب یہ تصاویر دیکھ کر ساتھ ساتھ ان کا ذکر بھی فرما رہے تھے کہ فلاں جگہ فلاں صاحب بیٹھے ہیں اور فلاں جگہ فلاں صاحب ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس نظام کے لئے جو کمپنی مامور ہے اس کے پاس ابھی تک صرف STILL (ساکن) تصاویر بھجوانے کا انتظام ہے۔ ابھی یہ متحرک تصاویر نہیں بھجوا سکتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ تقریب میں ایک دعا ہو چکی ہے لیکن اب احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے جو دعا ہو گی وہ عالمی دعا ہو گی جس میں احمدیہ ٹیلی ویژن دیکھنے والے دنیا کے تمام افراد شامل ہوں گے۔ اللہ کی شان ہے کہ اس ذریعے سے جماعت کے اتحاد کا یہ نشان ظاہر ہو رہا ہے کہ جماعت ایک ہاتھ پر اٹھتی ہے اور ایک ہاتھ پر بیٹھ جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج کی دعا میں صرف میری بیٹی کی خوشیوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی بیٹیوں کی خوشیوں کو یاد رکھیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا بچیوں کی جدائی باپوں کے لئے بڑا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ سب دنیا کی بچیوں کو اپنی دعا میں یاد رکھیں اس کے بعد حضرت صاحب نے ایک بجکر پچاس منٹ (پاکستانی وقت) پر عالمی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے احمدیوں نے شرکت کی بعد میں حضرت صاحب نے تشریف لانے والے مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا فرمایا اور سب کو سلام کہا اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قصر امامت کے عقبی لان کو اس موقعہ پر نہایت خوبصورتی مگر سادگی سے سجایا گیا تھا۔ عورتوں اور مردوں کے لئے الگ شامیانے اور کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے تقریب کی کارروائی مردانہ اور زنانہ حصے میں ٹی وی سیٹوں پر دکھائی جارہی تھی۔

تقریب میں شریک ہونے والے احباب کی کثیر تعداد میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان' تحریک جدید کے وکلاء' وقف جدید' ذیلی تنظیموں کے افراد اور دیگر جماعتی اداروں کے کارکنان کے علاوہ اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔

خواتین کی طرف انتظامات خواتین کی طرف جملہ انتظامات خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواتین بچیوں اور ربوہ کی دیگر خواتین نے انجام دیئے۔

لاہور سے جب بارات 4۔ مارچ کی شام ربوہ آئی تو تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ بیگم محترم میر داؤد احمد صاحب' صاحبزادی امتہ الرؤوف صاحبہ بیگم محترم میر مسعود احمد صاحب' محترمہ صاحبزادی امتہ الکافی صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب' محترمہ صاحبزادی امتہ العلیم صاحبہ بیگم نواب منصور احمد خان صاحب اور خاندان کی دیگر بچیوں نے ان کا استقبال کیا۔

مورخہ 5۔ مارچ کو بارات کا استقبال کرنے والی خواتین میں حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث' حضرت صاحب کی ہمشیرگان' بھابیاں' بھانجیاں اور بھتیجیاں اور حضرت صاحب کی تینوں بیٹیاں محترمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب' محترمہ صاحبزادی فائزہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب' اور محترمہ صاحبزادی یاسمین مونا صاحبہ بیگم مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب شامل تھیں۔ جملہ خواتین اور بچیاں بارات کے راستہ کے دونوں طرف ہار اور پھولوں کی پتیاں لے کر کھڑی تھیں اور باراتی خواتین کو ہار پہنا رہی اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہی تھیں۔

بارات جب قصر امامت پہنچی تو خواتین کے حصے میں باراتی خواتین کا استقبال کرنے والی بچیاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پاکیزہ دعائیہ منظوم کلام سبحان من یرانی گا رہی تھیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ شادی کی بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے لندن سے حضرت صاحب کی تینوں صاحبزادیاں اور دلہن اور قریب 30 خواتین اور بچے تشریف لائے۔

اس تقریب میں یتامیٰ مساکین اور بیوگان کی بڑی تعداد مدعوئین میں شامل تھیں۔ اس تقریب کی اہم بات یہ بھی تھی کہ اس میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے کے اہل خانہ اور بچوں اور اسیران راہ مولا کے اہل خانہ اور بچوں کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

دولہا عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مرزا رشید احمد صاحب حضرت صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا پوتا ہے جبکہ دولہن عزیزہ مکرمہ صاحبزادی عطیتہ الحبیب طوبیٰ صاحبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی پوتی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی صاحبزادی ہیں۔ عزیز موصوف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی وفات یافتہ حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے بھتیجے ہیں۔ اس کے علاوہ دولہا حضرت بانی سلسلہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کا نواسہ ہے۔

اس پر مسرت موقعے پر ربوہ میں ایک خاص خوشی اور مسرت کا سماں تھا۔ جملہ احباب اور خواتین جو اس تقریب میں شامل ہوئے کئی دن سے اس کے انتظار میں تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے رضاکاروں کی ایک بڑی تعداد اس موقعے پر مختلف انتظامات اور ڈیوٹیوں پر متعین تھی۔ احباب و خواتین کے چہروں پر مسرت اور شادمانی کا احساس تھا۔ کیونکہ یہ پر مسرت تقریب ان کے محبوب آقا کی صاحبزادی کی شادی کی بابرکت تقریب تھی۔ پیارے امام کی خوشی میں جماعت احمدیہ کا ہر شخص شریک تھا چاہے وہ تقریب میں شامل ہوا یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس نئے جوڑے کے گھر کو اپنی برکتوں اور رحمتوں سے بھر دے۔ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بے حد بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

نتائج امتحانات انصاراللہ

○ امتحان سہ ماہی اول 1996ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے 273 مجالس انصاراللہ کے کل 2819 انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول مکرم محمد سرور ابڑو صاحب لاڑکانہ
دوم مکرم نور الدین صاحب باب الابواب ربوہ
سوم مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

○ امتحان سہ ماہی دوم 1996ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے 375 مجالس کے 3093 انصار نے شرکت کی مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول مکرم خالد مسعود خاں صاحب فیصل ٹاؤن لاہور
دوم مکرم شریف احمد صاحب سیالکوٹ کینٹ
سوم مکرم قریشی فصیح الدین صاحب نارتھ کراچی

○ امتحان سہ ماہی سوم 1996ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے 252 مجالس کے کل 2363 انصار نے شرکت کی توفیق پائی مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ
دوم مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
سوم مکرم مقبول احمد چوہدری صاحب بہاولنگر

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور تمام شرکاء امتحان کے علم و فضل میں ترقی دے۔

(قائد تعلیم انصاراللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے ملک میں امن و امان کی موجودہ ابتر صورت حال' ناجائز اسلحہ اور منشیات کی روک تھام اور ان کی سمگلنگ کے خاتمہ کے لئے پاک فوج کے تعاون سے خیبر سے کراچی تک وسیع پیمانے پر آپریشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپریشن میں فوجی دستوں کی مدد حاصل کی جائے گی۔ اور اس میں تمام سیاسی فرقہ وارانہ لسانی تنظیموں اور سماج دشمن عناصر کے گروہوں اور ڈرگ مافیا کے زیر تصرف ناجائز ہتھیاروں اور منشیات کو برآمد کیا جائے گا وزیراعظم نے کہا کہ امن و امان کے سلسلہ میں پورا انتظامی ڈھانچہ بدلنا پڑے گا۔ عوام کی جان و مال سے کھیلنے والوں کو سختی سے کچل دیں گے۔ ناجائز اسلحہ برآمد کیا جائے گا۔ کابینہ کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئندہ کوئی رکن اسمبلی کسی پولیس اہلکار یا انتظامی افسر کی تقرری و تبادلہ کی سفارش نہیں کرے گا۔ امن و امان کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے اقدامات تجویز کریں گے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے جو اہلکار یا انتظامی افسر اپنے فرائض کی انجام دہی میں سستی کریں گے انہیں کان سے پکڑ کر نکال دیں گے۔ پولیس نے اپنا طرز عمل نہ بدلا تو اس فورس سے عوام کی جان چھڑا دیں گے۔ وزیراعظم کے ترجمان صدیق الفاروق نے کہا کہ جی ایچ کیو کے ساتھ مل کر ضروری تیاریاں کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ پولیس صورت حال سے نبٹنے میں ناکام ہو چکی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے سپاہ صحابہ کے نائب سربراہ اور رکن پنجاب اسمبلی مولانا محمد اعظم طارق سے ملاقات کی اور ان کو وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین کا ایک پیغام پہنچا کر ملک میں فرقہ واریت کے خاتمہ اور ملک میں امن و امان کے قیام کے لئے ان سے تعاون طلب کیا۔ مولانا نے کہا کہ سانحہ سیشن کورٹ اور مولانا فاروقی کے نامزد قاتل گرفتار ہونے تک مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ایک جماعت نے اپنا عسکری گروپ ختم کر کے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ ملک میں قتل و غارت میں مصروف رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ قانون کی بالادستی پر یقین رکھتے ہیں۔ اور تخریب کاروں سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے ریلوے کے ناقص اور پرانے فنی نظام کی اوور ہالنگ کا حکم دے دیا ہے۔ فاضل سٹاف کی تفصیل' لیبر یونینوں کی سرگرمیاں مختلف افسروں کے خلاف کارروائی اور گزشتہ حادثوں کی تحقیقاتی رپورٹوں پر کارروائی کی تفاصیل بھی طلب کر لی گئیں آئی ایم ایف سے طے شدہ معاہدے پر عمل درآمد میں تاخیر کیوں کی گئی۔ تیز رو کے حادثہ کے ذمہ داروں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ عوام کی تجویز پر وزیراعظم نواز شریف نے جمعہ کے روز دفتری اوقات ساڑھے آٹھ بجے سے بارہ بجے دن تک کر دیئے۔ وزیراعظم نے یہ حکم ٹیلی فون پر ملنے والی تجاویز کی روشنی میں کیا۔

○ وزیراعظم کے نام عوامی ٹیلی فونوں میں لوگوں نے دولت واپس لینے پولیس نظام کی درستگی اور سکولوں کی فیسوں کی وصولی کے بارے میں شکایات کیں۔ وزیراعظم نے بعض معاملات فوری احکامات دیئے۔ آخری روز زیادہ تر بچے اور بچیوں نے فون کئے۔

○ وزیراعظم نواز شریف سے آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم سردار قیوم کی ملاقات میں ملکی و بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سردار قیوم نے کہا کہ آزاد کشمیر میں اصلاح احوال کے لئے "کام" چند دنوں میں شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے پاکستان کی سیاسی صورت حال پر اپنے نکتہ نظر سے آگاہ کیا۔ سردار قیوم نے کہا کہ 23۔ مارچ کو ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں دونوں اطراف کی کشمیری قیادت کو شریک کیا جائے۔

○ انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ نواز شریف صدر لغاری کا دباؤ قبول نہیں کر رہے۔ وہ خصوصی معاملات میں بالادستی رکھنا چاہتے ہیں۔ صدر سے ان کے اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ بات انڈین ایکسپریس نے بتائی ہے۔

○ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے ون ٹو ون' ملاقات کی اور اہم ملکی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

○ مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کے درمیان جو خفیہ معاہدہ ہوا ہے اس کی تفصیلات ایک اخبار نے بر سر عام کر دی ہیں۔ اس کے تحت ایم کیو ایم کے تمام گرفتار کارکنوں کو رہا کر دیا جائے گا اور مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔ ایم کیو ایم کے نشاندھی والے علاقوں سے دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ برطرف افراد کو بحال کیا جائے گا۔ ماورائے عدالت قتل کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں عدالتی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔

○ اس برس سرکاری خزانے سے کوئی شخص حج پر نہیں جائے گا عازمین حج میں سے صدر اور وزیراعظم کا کوٹہ ختم کر دیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے ہدایت کی ہے کہ عازمین حج کے لئے لیک پروف انتظامات کئے جائیں۔ کوئی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اسلام آباد سے 48' لاہور سے 126' اور کراچی سے 112 پروازیں جائیں گی۔ 11۔ اپریل تک روانگی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

○ نواز شریف کی حکومت ججوں کی تقرریوں میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی۔ نئے ججوں کی تقرری' تبادلے' ترقی' اٹارنی جنرل' لاء سیکرٹریوں اور ایڈووکیٹ جنرلز کی تقرریوں اور ان کے دفاتر میں تبدیلیوں کے لئے اعلیٰ عدلیہ کی رائے پر انحصار کیا جائے گا عدلیہ نے لاء افسروں کو برطرف کرنے پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

○ سینٹ کے ارکان نے بھی ایک ماہ کی تنخواہ قرض اتارو فنڈ میں جمع کرانے کا اعلان کیا ہے۔

○ بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں کنٹرول لائن کو بین الاقوامی سرحد ہرگز تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مقبوضہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔

○ گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ گورنر کی تبدیلی محض افواہ ہے۔ کسی کو شکایت ہے تو صدر سے بات کرے۔ گورنر کی تقرری یا تبدیلی صدر کا صوابدیدی اختیار ہے۔ اگر صدر کی خواہش ہوئی تو اپنے عہدے پر بدستور فائز رہوں گا۔

○ ضابطہ فوجداری اور قانونی اصلاحات میں تبدیلی کر دی گئی ہے اس کے تحت اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ ماتحت مجسٹریٹوں سے کوئی بھی کیس واپس لے سکے گا۔ صوبائی حکومت ہائی کورٹ کی منظوری سے جیوڈیشل مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کر سکے گی۔

○ بلوچستان سندھ اور سرحد کے وزرائے اعلیٰ نے ایوان صدر میں فاروق لغاری سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ صدر نے کہا کہ صوبائی حکومتیں دہشت گردی کے خاتمے کو یقینی بنائیں صدر نے کہا کہ عوام کے جان و مال کی حفاظت اولین ترجیح ہونی چاہئے یہی حکومتوں کی کامیابی اور ناکامی کی بنیاد ہوتی ہے۔

○ پاک بھارت وزرائے خارجہ 6۔ اپریل کو مذاکرات کریں گے۔ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے بتایا ہے کہ اسلامی سربراہی کانفرنس میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات نہیں ہو گی۔ مسئلہ کشمیر پر قرارداد منظور کرنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ وزیر خارجہ سے سوال کیا گیا کہ دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات کا کیا امکان ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سارک سربراہی کانفرنس کے موقعہ پر ملاقات ہو سکتی ہے۔

○ قصبہ منڈی فیض آباد کے علاقہ رتی ٹبی میں پانچ ماہ قبل جن دو بھائیوں کو پولیس مقابلہ میں ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا گیا تھا ان کے قتل کے بارے میں عدالتی انکوائری سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ دونوں سگے بھائیوں کو پولیس اہلکاروں نے اس وقت آگ لگا کر ہلاک کر دیا جب وہ اپنے کمرے میں تھے۔ کمرے کی چھت پھاڑ کر مٹی کا تیل چھڑک دیا اور آگ لگا کر انہیں زندہ جلا دیا۔

○ لاہور کراچی پشاور اور کوئٹہ میں الگ الگ احتساب کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اخبارات کے خلاف تشدد افسوسناک ہے اس کے ذمہ داروں کو سزا دی جائے یاد رہے کہ گزشتہ دنوں کراچی میں دو اخبارات کے دفاتر میں اور دفاتر کے باہر بموں کے دھماکے ہو چکے ہیں۔

○ ڈیرہ غازی خان کے مسلم لیگی لیڈر ذوالفقار کھوسہ کو منانے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ کھوسہ نے کہا کہ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کے خلاف بھرپور آواز اٹھانے کا فیصلہ کر چکا ہوں چاہے جیل جانا پڑے۔ کھوسہ صدر مملکت کے لغاری خاندان کے سخت مخالف ہیں اور صدر کے کزن منصور لغاری کو سینٹ کی نشست دیئے جانے پر مسلم لیگی حکمرانوں سے ناراض ہیں۔

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون : 211842

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون : 213158

بجلی کی تمام قسم کی بارعائت سروس کیلئے تشریف لائیں۔ موٹر۔ پنکھے۔ واشنگ مشین استری نیز وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
طارق الیکٹریکل سروس
بالمقابل جدید پریس کالج روڈ ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا
ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 254634